امام سیوطیؒ کی تفسیر "الدر المنثور" میں سورۃ یاسین کے فضائل میں وارد احادیث کی تحقیق و تحکیم

Authentication of Aḥādīth Mentioned by al-Suyūṭī Describing Various Qualities of Sūrah Yāsīn in *al- Durr Al-Manthūr*

منصف خان*

محمد طاہر**

Abstract

While expressing special merits (faḍā'il) of parts of the Qur'ān, it is considerably important and compulsory to quote from the valid narrations of the Prophet (SAW) as a proof, if found. That's why commentrators of the Qur'ān frequently present aḥādīth in their commentaries for proving their point. But it is also a fact that very little attention is given to checking the authenticity and validity of the aḥādīth mentioned in this regard; many fabricated, self-made and Israelite traditions are reported by some commentators in the name of Prophetic narrations. In this continuation a number of riwāyāt have been ascribed to the Prophet (SAW) in the merits of Sūrah Yāsīn. Imam Suyūṭi in his tafsīr has quoted thirty two of them. The fact of the matter is that some of these tradtions are authentic while others are fabricated and baseless. The current paper presents the scholarly inquiry into these traditions and analyzes their validity in order to identify the fabricated and baseless from the sound and authentic.

Keywords: Imām Suyūtī, Sūrah Yāsīn, Fabricated Traditions, Tafsīr bi al-Riwāyah, Tafsīr bi al-Māthūr

تفسیر بالماثور میں قرآن کریم کی تفسیر وتوضیح اور فضائل احادیث مبارکہ سے کی جاتی ہے۔ احادیث بہت زیادہ ہیں اور اس کے ذخیرہ میں صحیح وسقیم اور ضعیف وموضوع ہر طرح کی روایات ملتی ہیں لہذا اس میں جو روایت مل جائے اسے پڑھ کر کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے اصول حدیث کے مطابق اسے جانچنے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اکثر وبیشتر مفسرین نے اپنی کتابوں میں احادیث کی صحت کا التزام نہیں رکھا ہے۔

تفسیر بالروایۃ میں سورتوں کے فضائل میں مروی احادیث کی تحقیق اس لیے ضروری ہے کہ صحیح وضعیف اور موضوع روایات کی پہچان ہو سکے اور ہم اس فعل حرام کے ارتکاب اور اس کی سزا سے بچ سکیں جو موضوع روایات کو بیان کرنے سے انسان کو ملتی ہے کیونکہ اصل دین اَحادیثِ صحیحہ ہی سے ثابت ہوتا ہے۔ اَحادیثِ ضعیفہ وموضوعہ کی نشان دہی کرنے سے تفسیر میں گمراہی سے روکا جاسکتا ہے۔

سورۃ یاسین قرآن کریم کی چھتیسویں نمبر سورۃ ہے جو مکی دور میں نازل ہوئی۔ اس کی فضیلت میں بھی مفسرین اور محدثین نے کئی روایات نقل کی ہیں۔ اس سلسلے میں امام سیوطیؒ نے اپنی تفسیر "الدر المنثور" میں سورۃ یاسین کی فضائل میں ۳۲ روایات جمع کی ہیں۔ زیر نظر مقالے میں ان روایات کی علمی چھان بین کی گئی ہے اوران پر حکم لگایا گیا ہے تاکہ احادیث ضعیفہ وموضوعہ کی نشان دہی ہو سکے اور قارئین اسے پڑھ کر صحیح رُخ متعین کر سکیں۔

---

* پی ایچ-ڈی محقق، شعبہ اسلامیات، جامعہ پشاور

** پی ایچ-ڈی محقق، شعبہ علوم اسلامیہ، ملاکنڈ یونیورسٹی، چکدرہ (دیر)

تفسیر الدر المنثور میں سورۃ یاسین کی فضیلت میں وارد احادیث کی تخریج و تحقیق :

[روایت نمبر 1] دارمی، ترمذی اور بیہقی رحمہم اللہ نے شعب الایمان میں سیدنا انس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ "یاسین" ہے۔ جس نے سورۃ "یاسین" کی تلاوت کی اس کے پڑھنے پر اسے دس دفعہ قرآن کریم پڑھنے کا ثواب دیا جاتا ہے[1]۔

تبصرہ :

اس کی سند میں ہارون، ابو محمد ہیں جو کہ مجہول ہیں۔ امام ترمذیؒ نے اور علامہ ذہبیؒ نے ان کو مجہول قرار دیا ہے[2]۔

ابن ابی حاتمؒ لکھتے ہیں:

> "میں نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس کی سند میں جو مقاتل ہے وہ مقاتل بن سلیمان ہے، میں نے یہی روایت مقاتل بن سلیمان کے وضع کردہ کتاب میں دیکھی ہے، یہ باطل روایت ہے اس کا کوئی اصل نہیں۔"[3]

محدث البانیؒ نے روایت کو موضوع قرار دیا ہے[4]۔

[روایت نمبر 2] بزارؒ نے سیدنا ابو ہریرۃؓ سے روایت نقل کی ہے کہ:

> "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شے کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ "یاسین" ہے۔"[5]

تبصرہ :

امام بزار نے اس کی سند یوں نقل کی ہے: عبد الرحمٰن بن فضل، از زید، از حمید، از عطاء، از سیدنا ابو ہریرۃؓ مرفوعاً۔

سند مذکور ضعیف ہے، اس میں حمید مکی مجہول ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے ان کو مجہول قرار دیا ہے[6]۔

[روایت نمبر 3] دارمی، ابو یعلی، طبرانی نے "اوسط" میں، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے "شعب الایمان" میں سیدنا ابو ہریرۃؓ سے مرفوعاً روایت نقل کی ہے کہ جس نے رات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سورۃ "یاسین" پڑھی تو اسی رات میں اسے بخش دیا جاتا ہے[7]۔

تبصرہ:

اس کی سند میں انقطاع ہے کیونکہ حدیث کو حسن بصریؒ سیدنا ابو ہریرۃ سے روایت کرتے ہیں، حالانکہ حسن بصری کا سیدنا ابو ہریرۃ سے سماع ثابت نہیں نیز اس میں حسن بصریؒ کا عنعنہ ہے اور وہ مدلس راوی ہیں[8]۔ اہل فن کی تصریح کے مطابق مدلس راوی کا عنعنہ حجت نہیں[9]۔

[روایت نمبر 4] ابن حبان اور ضیاء رحمہم اللہ نے سیدنا جندب بن عبد اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر سورۃ "یاسین" پڑھی تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے[10]۔

تبصرہ:

اس روایت میں بھی پچھلی روایت کی طرح حسن بصریؒ کا عنعنہ ہے، اور اسے بھی انہوں نے سیدنا ابو ہریرۃ سے روایت کی ہے۔

[روایت نمبر 5] دارمیؒ نے حسن بصریؒ سے روایت نقل کی ہے کہ جس نے رات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر سورۃ "یاسین" پڑھی تو اسے بخش دیا جاتا ہے، مجھے یہ خبر پہنچی کہ سورۃ "یاسین" پورے قرآن حکیم کا ہم پلہ ہے[11]۔

تبصرہ:

اس کی سند بھی انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے اور یہ حسن بصریؒ سے موقوفاً مروی ہے۔

[روایت نمبر 6] احمد، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، محمد بن نصر، ابن حبان، طبرانی، حاکم اور بیہقی رحمہم اللہ نے "شعب الایمان" میں معقل بن یسار سے روایت نقل کی ہے:

"کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ "یاسین" قرآن کا دل ہے، جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ اور دار آخرت کے لیے اس کو پڑھتا ہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کیے جاتے ہیں، اس سورت کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔" [12]

تبصرہ:

حافظ ابن حجرؒ تلخیص میں یحییٰ بن قطانؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں: اس روایت میں تین علتیں ہیں۔ [۱] ابو عثمان کی جہالت [۲] ابو عثمان کے والد کی جہالت [۳] اضطراب۔

امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں:

"روایت ضعیف الاسناد اور مجہول المتن ہے، نیز اس باب میں کوئی حدیث بھی صحیح نہیں[13]"

ابو عثمان کے بارے میں امام ذہبیؒ لکھتے ہیں: ابو عثمان مجہول ہیں، ابن مدینیؒ فرماتے ہیں: سلیمان التیمی کے علاوہ کسی اور نے ان سے روایت نہیں کی ہے[14]۔

محدث البانیؒ نے روایت کی تضعیف کی ہے[15]۔

[روایت نمبر 7] سعید بن منصور اور بیہقی رحمہا اللہ نے حسان بن عطیہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے سورۃ "یاسین" پڑھی، گویا اس نے دس بار قرآن کریم پڑھا" [16]

تبصرہ:

اس روایت میں انقطاع ہے اس لئے ضعیف ہے۔ اسے حسان بن عطیہؒ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں حالانکہ وہ تابعی ہیں۔ امام بیہقیؒ نے بھی روایت کو مرسل قرار دیا ہے[17]۔

[روایت نمبر 8] ابن ضریس، ابن مردویہ، خطیب اور بیہقی رحمہا اللہ نے سیدنا ابو بکر صدیق سے روایت نقل کی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۃ "یاسین" کا نام تورات میں معمہ ہے، یہ اپنے پڑھنے والے کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو جمع کر اور مصیبت کو دور کرتی ہے اور اس سے دنیا و آخرت کے خوفوں کو ہٹاتی ہے۔ اسے "مدافعہ قاضیہ" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی کو دور کرتی ہے اور اس کی ہر ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ جس نے اسے پڑھا اس کا یہ پڑھنا دس حجوں کے برابر ہے، جس نے اسے سنا تو یہ اس کے دس ہزار دینار اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے برابر ہے اور جس نے اسے لکھا پھر اسے پیا تو اس سورۃ نے اس کے پیٹ

میں ہزار دوائیں، ہزار نور، ہزار یقین، ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں داخل کیں اور اس سے ہر کینہ اور بیماری کو خارج کر دیا۔ بیہقیؒ کہتے ہیں: اسے محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر جدعانی سلیمان بن رفاع جندی سے روایت کرنے میں تنہا ہے جب کہ وہ منکر ہے"[18]

تبصرہ:

امام بیہقیؒ نے روایت سنداً یوں نقل کی ہے: ابو نصر بن قتادۃ، از ابو العباس الصبغی، از حسن بن علی بن زیاد، از اسماعیل بن ابی اویسو عبد بن احمد بن محمد، از بشر بن محمد بن عبد اللہ، از محمد بن عبد الرحمن السامی، از اسماعیل بن ابی اویس، از محمد بن عبد الرحمن بن ابو بکر الجدعانی، از سلیمان بن مرقاع، از ہلال، از صلت، از سیدنا ابو بکر صدیق مرفوعاً۔ اس میں:

1. محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر جدعانی، ابو غرارۃ۔ ضعیف راوی ہیں[19]۔

یہی محمد بن عبد الرحمن امام بخاریؒ کے نزدیک منکر الحدیث اور امام نسائیؒ کے ہاں غیر ثقہ بلکہ متروک ہے[20]۔

2. سلیمان بن مرقاع الجندعی۔ امام عقیلیؒ کی تصریح کے مطابق منکر الحدیث ہیں[21]۔

3. بشر بن محمد بن عبد اللہ، ہلال اور [اس کا شیخ] صلت مجہول ہیں (ان کا ترجمہ نہیں ملا)۔

امام بیہقیؒ روایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"اس روایت کو محمد بن عبد الرحمن سے صرف سلیمان نقل کرتا ہے اور وہ منکر ہے"[22]

محدث البانی نے اس کی سند کو شدید ضعیف قرار دیا ہے[23]۔

اسی مضمون کی ایک روایت خطیب بغدادیؒ نے سیدنا انس سے بھی نقل کی ہے لیکن وہ بھی ضعیف ہے، خود خطیب بغدادیؒ لکھتے ہیں: اس کا اسناد باطل ہے[24]۔

[روایت نمبر 9] خطیبؒ نے سیدنا انس سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے[25]۔

تبصرہ:

روایت ضعیف ہے، خود خطیب بغدادیؒ لکھتے ہیں: اس کا اسناد باطل ہے[26]۔

[روایت نمبر 10] خطیبؒ نے سیدنا علی سے روایت نقل کی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۃ "یاسین" سنی تو اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیس دینار خرچ کرنے کے برابر ہے، جس نے اسے پڑھا، یہ اس کے لئے دس حجوں کے برابر ہے اور جس نے اسے لکھا اور پیا تو یہ سورت اس کے پیٹ میں ہزار یقین، ہزار روشنی، ہزار برکت، ہزار رحمت اور ہزار رزق داخل کرتی ہے اور اس (سورۃ) نے اس (قاری) سے ہر قسم کا کینہ اور ہر قسم کی بیماری کو خارج کر دیا"[27]

تبصرہ:

اس کی سند میں اسماعیل بن یحییٰ بن عبید اللہ، ابو یحییٰ التیمی ہیں جو کہ شدید ضعیف ہیں۔ صالح بن محمد جزرۃؒ نے انہیں واضع الحدیث، امام دار قطنیؒ اور حاکمؒ نے کذاب قرار دیا ہے۔ امام ازدیؒ لکھتے ہیں: ان سے روایت لینا جائز نہیں۔ علامہ ذہبیؒ نے انہیں متروک قرار دے

کر زیر بحث روایت نمونہ کے طور پر پیش کی ہے[28]۔

امام شوکانی اور امام سیوطی رحمہا اللہ نے روایت کو موضوع قرار دیا ہے[29]۔

[روایت نمبر 11] ابن مردویہ اور بیہقی رحمہا اللہ نے ابو عثمان نہدیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ:

"سیدنا ابو ہریرۃ نے فرمایا: جس نے ایک دفعہ سورۃ "یاسین" پڑھی 'گویا اس نے دس مرتبہ قرآن حکیم پڑھا۔ ابو سعید نے فرمایا: جس نے سورۃ "یاسین" ایک دفعہ پڑھی گویا اس نے دو دفعہ قرآن حکیم پڑھا۔ سیدنا ابو ہریرۃ نے فرمایا: تو نے وہ بیان کیا جو تو نے سنا اور میں وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے" [30]

تبصرہ:

اس کی سند میں سوید بن ابراہیم البصری عطار' ابو حاتم ہیں جو ضعیف ہیں۔ امام نسائیؒ نے ان کی تضعیف کی ہے اور حافظ ابو زرعہؒ نے انہیں لیس بالقوی قرار دیا ہے[31]۔

امام ابو حاتمؒ نے روایت کو منکر قرار دیا ہے[32]۔

محدث البانیؒ نے روایت کو باطل قرار دیا ہے[33]۔

[روایت نمبر 12] بزارؒ نے سیدنا ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ سورۃ "یس" ہر انسان کے دل میں ہو" [34]

تبصرہ:

اس کی سند میں ابراہیم بن حکم بن ابان ہے' امام نسائیؒ نے انہیں متروک قرار دیا ہے[35]۔

امام بزارؒ نے روایت کے ضعف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے: ابراہیم بن حکم بن ابان کی متابعت نہیں کی جاتی[36]۔

[روایت نمبر 13] طبرانی' ابن مردویہ اور خطیب رحمہم اللہ نے ضعیف سند کے ساتھ سیدنا انس روایت نقل کی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی ہر رات سورۃ "یاسین" پڑھتا رہا پھر وفات ہوا تو وہ شہید کی موت مرا" [37]

تبصرہ:

اس کی سند میں سعید بن موسیٰ الازدی ہیں۔ علامہ ذہبیؒ نے امام ابن حبانؒ کے حوالے سے انہیں وضاع قرار دیا ہے[38]۔

امام ہیثمیؒ لکھتے ہیں: اسے طبرانیؒ نے نقل کیا ہے اور اس میں سعید بن موسیٰ الازدی کذاب ہے[39]۔

محدث البانیؒ نے اسی مضمون کے کئی روایات نقل کر کے اس پر موضوع کا حکم لگایا ہے[40]۔

[روایت نمبر 14] دارمیؒ نے عطاء بن ابی رباحؒ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے صبح کے وقت سورۃ "یاسین' پڑھی تو اس کے حاجات پورے کئے جائیں گے" [41]

تبصرہ:

اس کی اسناد ضعیف ہے کیونکہ مرسل ہے۔ اسے رسول اللہ ﷺ سے عطاء بن ابی رباحؒ مرسلاً روایت کرتے ہیں۔

[**روایت نمبر 15**] دارمیؒ نے سیدنا ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"جس نے دن کے شروع میں سورۃ "یاسین" پڑھی تو اسے اس دن کی شام تک آسانی عطا کی گئی، یہاں تک کہ شام ہو جائے اور جس نے رات کے شروع میں اسے پڑھا اسے اس رات کی سہولت عطا کی گئی یہاں تک کہ وہ صبح کرے"۔[42]

تبصرہ:

روایت سیدنا ابن عباس سے موقوفاً مروی ہے۔

[**روایت نمبر 16**] ابن ابی الدنیا "ذکر الموت" میں ابن مردویہ اور دیلمی رحمہم اللہ نے سیدنا ابو الدرداء سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ:

"جس میت کے پاس سورۃ "یاسین" پڑھی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے آسانی پیدا فرماتا ہے"۔[43]

تبصرہ:

امام دیلمی اسے سیدنا ابو ذر و سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کر چکے ہیں، لیکن اس کی سند میں مروان بن سالم ہے جسے امام بخاری و امام مسلم رحمہما اللہ نے منکر الحدیث، امام نسائیؒ نے متروک اور ابو عروبہؒ نے وضاع قرار دیا ہے[44]۔

محدث البانیؒ نے روایت کو موضوع قرار دیا ہے[45]۔

[**روایت نمبر 17**] ابو الشیخؒ نے "فضائل قرآن" میں اور دیلمیؒ نے سیدنا ابو ذر سے اسی مضمون (کہ میت کے پاس سورۃ یاسین پڑھنے سے میت کو آسانی ملتی ہے) کی روایت نقل کی ہے[46]۔

تبصرہ:

محدث البانی نے روایت کو موضوع قرار دیا ہے[47]۔

[**روایت نمبر 18**] ابن سعدؒ اور احمدؒ نے اپنی سند میں صفوان بن عمروؒ سے روایت نقل کی ہے کہ مشائخ کہا کرتے تھے: جب میت کے پاس سورۃ "یاسین" پڑھی جائے تو اس سورۃ کی وجہ سے اس کے ساتھ آسانی کی جاتی ہے[48]۔

تبصرہ:

حافظ ابن حجرؒ نے اس کے اسناد کو حسن قرار دیا ہے[49]۔

[**روایت نمبر 19**] بیہقیؒ نے شعب الایمان میں ابو قلابہؒ سے روایت نقل کی ہے کہ:

جس نے سورۃ "یس" پڑھی تو اس کی بخشش کی جاتی ہے، جس نے بھوک کی حالت میں اسے پڑھا، سیر ہو جائے گا، جس نے اسے پڑھا اور اُس سے راستہ گم ہوا ہو، راستہ پائے گا، جس نے اسے پڑھا اور اس سے کوئی چیز گم ہوئی ہو، اسے مل جائے گی، جس نے اسے کھانے پر پڑھا جس کے کم ہونے کا خوف ہو تو وہ کھانا اس کے لیے کافی ہو گیا، جس نے میت کے پاس اسے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر معاملہ کو آسان کر دیا۔ جس نے اسے اس عورت کے پاس پڑھا جس پر اس کا بچہ مشکل ہو گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس عورت پر اس (معاملہ) کو آسان کر دیا۔ جس نے سورۃ "یاسین" کو ایک مرتبہ پڑھا گویا اس نے قرآن کریم گیارہ مرتبہ پڑھا۔ ہر چیز کا دل ہوتا ہے، قرآن کا

دل سورۃ "یاسین" ہے۔ بیہقیؒ نے کہا: ابو قلابہؒ سے یہ روایت ہمیں یوں منقول ہوئی ہے، وہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ اگر یہ انہیں صحیح نہ پہنچتا تو وہ بیان نہ کرتے"۔[50]

تبصرہ:

اس کی سند میں خلیل بن مرۃ ہیں جنہیں امام بخاریؒ نے منکر الحدیث اور امام ابو حاتمؒ نے غیر قوی قرار دیا ہے[51]۔

[**روایت نمبر20**] حاکم اور بیہقی رحمہما اللہ نے ابو جعفر محمد بن علیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ:

"جو آدمی اپنے دل میں سختی پائے تو وہ زعفران کے پانی سے پیالے میں (یٰسٓ *وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ) لکھے، پھر اسے پی جائے"۔[52]

تبصرہ:

اس کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں حسن بن حسین عرنی اور عمرو بن ثابت بن ہرمز کمزور راوی ہیں۔

حسن بن حسین عرنی کے بارے میں امام ابن عدیؒ کہتے ہیں: منکر روایات نقل کرتے ہیں[53]۔

عمرو بن ثابت بن ہرمز کو امام نسائیؒ نے متروک، امام ابو داؤدؒ نے رافضی اور امام بخاریؒ نے غیر قوی قرار دیا ہے[54]۔

[**روایت نمبر21**] سعید بن منصورؒ نے سماک بن حربؒ کی سند سے اہل مدینہ کے ایک آدمی سے اور انہوں نے اس آدمی سے جس نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تھی، روایت نقل کی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں (قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ) اور (یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ) پڑھی"۔[55]

تبصرہ:

روایت (یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ) کے علاوہ صحیح ہے۔ زیر بحث روایت سماک بن حرب کے تفرد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ کیونکہ سماک بن حرب اپنی خرابی یادداشت کی بناء پر تفرد کا متحمل نہیں ہوسکتے[56]۔

[**روایت نمبر22**] ابن مردویہؒ نے سیدنا عقبہ بن عامر سے روایت نقل کی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۃ "یاسین" پڑھا گویا اس نے دس بار قرآن حکیم پڑھا"۔[57]

تبصرہ:

تفسیر ابن مردویہ غیر مطبوع ہے، البتہ اس مضمون کی ایک روایت اوپر حسان بن عطیہؒ کی سند سے گزر چکا ہے جو کہ منکر ہے۔

[**روایت نمبر23**] ابن مردویہؒ نے سیدنا ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ "یاسین" ہے، جس نے سورۃ "یاسین" ایک بار پڑھی گویا اس نے دس بار قرآن حکیم پڑھا"۔[58]

تبصرہ:

تفسیر ابن مردویہ غیر مطبوع ہے۔ سند نہ ملنے کی وجہ سے اس روایت پر تبصرہ نہیں کیا جاسکتا۔

[**روایت نمبر24**] ابن مردویہؒ نے سیدنا ابو ہریرۃ اور سیدنا انس سے اسی مضمون (ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ "یاسین" ہے، جس نے سورۃ "یاسین" ایک بار پڑھی گویا اس نے دس بار قرآن حکیم پڑھا" ہے) کی روایت نقل کی ہے[59]۔

تبصرہ:

تفسیر ابن مردویہ غیر مطبوع ہے۔ اس کی سند بھی معلوم نہیں جس سے روایت کے صحت وسقم کا اندازہ ہو جائے۔

[**روایت نمبر25**] ابن سعدؒ نے سیدنا عمار بن یاسر سے روایت نقل کی ہے کہ:

"آپ ہر جمعہ کو منبر پر بیٹھ کر سورۃ "یاسین" پڑھتے تھے"۔[60]

تبصرہ:

ابن سعد کے رجال ثقہ وثبت ہیں۔

[**روایت نمبر26**] ابن ضریسؒ نے یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے روایت نقل کی ہے کہ:

"جس نے سورۃ "یاسین" صبح کو پڑھی، شام تک خوش رہے گا اور جس نے شام کو پڑھا تو صبح تک خوش رہے گا، ہمیں اس (آدمی) نے خبر دی ہے جس نے یہ تجربہ کیا ہے، اس نے کہا: یہ قرآن کا دل ہے"۔[61]

تبصرہ:

اس کی سند میں عامر بن یساف مختلف فیہ راوی ہیں۔ ابن حبانؒ نے ان کا شمار ثقات میں کیا ہے، ابن عدیؒ لکھتے ہیں: ثقہ راویوں سے منکر روایات نقل کرتے ہیں[62]۔

نیز اس میں یحییٰ بن کثیرؒ ہیں جو مدلس ہیں[63]۔

ابن شاہین شنقیطیؒ نے اثر کو منکر قرار دیا ہے[64]۔

[**روایت نمبر27**] ابن ضریسؒ نے جعفرؒ سے روایت نقل کی ہے کہ سعید بن جبیرؒ نے سورۃ "یاسین" ایک دیوانہ آدمی پر پڑھی، وہ آدمی تندرست ہوا[65]۔

تبصرہ:

روایت صحیح الاسناد ہے۔

[**روایت نمبر28**] محمد بن عثمان ابن ابی شیبہ نے "تاریخ" میں، طبرانی اور ابن عساکر رحمھم اللہ نے سیدنا خریم بن فاتک سے روایت نقل کی ہے کہ:

"میں اپنے اونٹوں کی تلاش میں نکلا جب ہم کسی وادی میں اترتے تو ہم یوں کہتے: ہم اس وادی کے غالب کی پناہ چاہتے ہیں۔ میں نے ایک اونٹنی کو تکیہ بنایا اور کہا: میں اس وادی کے غالب کی پناہ چاہتا ہوں، اچانک کوئی سرگوشی کرنے والا مجھ سے سرگوشی کرتا ہے اور کہتا ہے:

تجھ پر افسوس ہو اللہ ذوالجلال کی پناہ چاہ جو حرام اور حلال کے احکام کو نازل فرمانے والا ہے

اور اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کر اور پرواہ نہ کر اس جن کے خوفناک مکر کیا ہیں

جب تو اللہ کا ذکر ہر میل کے نشان پر کرتا ہے نرم زمین میں اور پہاڑوں میں

جن کا مکر و فریب ناکام ہو گیا مگر متقی اور نیک اعمال والا"

میں نے اسے کہا:

"اے کہنے والے تو کیا کہتا ہے کیا یہ چیز تیرے ہاں ہدایت ہے یا گمراہی"

اس نے کہا:

"یہ اللہ کا رسول ہے بھلائیوں کا حامل یٰس اور حم سورتیں لایا ہے

مفصلات کے بعد سورتیں ہیں وہ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا ہے

وہ لوگوں کو بری باتوں سے منع کرتا ہے پس یہ امر لوگوں میں عجیب ہے"

میں نے اس سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں مالک بن مالک جنی ہوں۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے نجد کے جنوں پر (امیر بنا کر) بھیجا ہے۔ میں نے کہا: کیا کوئی ایسا ہے جو میرے یہ اونٹ میرے گھر والوں تک لے جائے اور میں اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لوں؟۔ اسی جن نے کہا: میں اسے لے جاتا ہوں۔ میں ان اونٹوں میں سے ایک پر سوار ہو گیا۔ پھر آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو پوچھا: اس آدمی کا کیا حال ہے جس نے تیرے اونٹ پہنچانے کی ذمہ داری لی تھی؟ کیا اس نے اونٹ صحیح سلامت پہنچائے ہیں[66]۔

تبصرہ:

روایت کمزور ہے کیونکہ اس میں مجہول راوی ہیں۔ امام ہیثمیؒ لکھتے ہیں:

"اسے امام طبرانیؒ نے نقل کی ہے اور اس میں ایسے رُواۃ ہیں جنہیں میں نہیں جانتا"۔[67]

[**روایت نمبر 29**] طبرانیؒ نے الاوسط میں سیدنا جابر بن سمرۃ سے روایت نقل کی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں سورۃ "یاسین" پڑھا کرتے تھے"۔[68]

تبصرہ:

امام ہیثمی نے اس کے رجال کی تصحیح کی ہے[69]۔

[**روایت نمبر 30**] ابن عدی، خلیلی، ابو الفتوح عبد الوہاب بن اسماعیل الصیرفی نے "اربعین" ابو الشیخ، دیلمی، رافعی اور ابن نجار رحمہم اللہ نے اپنی " تاریخ" میں سیدنا ابو بکر سے روایت نقل کی ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کی اور ان کے پاس سورۃ "یاسین" پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس سورۃ کے ہر حرف کے عوض اس کے گناہ بخش دے گا"۔[70]

تبصرہ:

اس کی سند میں عمرو بن زیاد ہیں، ابن عدیؒ نے انہیں منکر حدیث، سارق حدیث اور باطل روایات نقل کرنے والا قرار دیا ہے[71]۔

ابن عدیؒ لکھتے ہیں: روایت باطل ہے' اس کا کوئی اصل نہیں[72]۔

امام ابن جوزی' امام سیوطی' ابن عراق کنانی اور محدث البانی رحمہم اللہ نے روایت کو موضوع قرار دیا ہے[73]۔

[روایت نمبر 31] ابو نصر سجزیؒ نے الابانہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' آپ نے اسے حسن قرار دیا ہے' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورۃ ہے جسے اللہ تعالیٰ کے ہاں "عظیمہ" کہا جاتا ہے' اس کے قاری کو اللہ تعالیٰ کے ہاں شریف کہا جاتا ہے۔ اس کو پڑھنے والا قیامت کے روز ربیعہ اور مضر قبائل سے زائد افراد کی شفاعت کرے گا' وہ سورۃ "یاسین" ہے[74]۔

تبصرہ:

حکیم ترمذیؒ نے نوادر الاصول میں روایت بلا اسناد درج فرمائی ہے' البتہ مفسر قرطبیؒ نے اس کی سند یوں نقل کی ہے:

"اصرم بن حوشب "از بقیه بن ولید از معتمر بن اشرف' از محمّد بن علی مرفوعا"[75]

سند مذکور میں تین علتیں ہیں:

1. اصرم بن حوشب ضعیف ہیں۔ امام بخاری نے انہیں متروک الحدیث اور امام یحییٰ بن معین نے کذاب خبیث قرار دیا ہے[76]۔
2. بقیہ بن ولید: بقیہ بن ولید مدلس ہے[77]۔

ان کے بارے میں ابو مسہر فرماتے ہیں:

"أحاديثُ بقية غيرُنَقِيّة فَكُن مِنه على تَقِيّة"[78]

"بقیہ کی احادیث صاف ستھری نہیں ہوتیں' اس لیے اُن سے دور رہیں۔"

3. سند میں انقطاع ہے: محمد بن علی (محمد بن باقر) تابعی ہیں اور وہ زیر بحث روایت رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

[روایت نمبر 32] ترمذی' طبرانی اور حاکم رحمہم اللہ' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' نے سیدنا ابن عباس سے روایت نقل کی ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا:

> رسول اللہ ﷺ! میرے سینے سے قرآن کریم نکل جاتا ہے۔ آپ نے جواب دیا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا اور جنہیں تو یہ سکھائے انہیں فائدہ پہنچے گا؟ سیدنا علی بن ابی طالب نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور سکھائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کی رات چار رکعت نماز ادا کرو' پہلی رکعت میں سورۃ "الفاتحہ" اور سورۃ "یاسین" پڑھو' دوسری میں "الفاتحہ" اور "حم دخان" پڑھو' تیسری رکعت میں "فاتحہ" اور "الم سجدہ" پڑھو اور چوتھی میں "فاتحہ" اور "تبارک" پڑھو۔ تشہد سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو' انبیاء پر درود شریف پڑھو اور مؤمنوں کے لیے بخشش طلب کرو۔ پھر یوں دعا کرو: اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھتا ہے' ہمیشہ گناہوں کے ترک کرنے کے ساتھ مجھ پر رحم فرما' لایعنی (بے مقصد کاموں) میں مشغول نہ ہونے کا مجھ پر رحم فرما' جن چیزوں سے تو مجھ پر راضی ہو اس

میں مجھے حسن نظر کی توفیق نصیب فرما۔اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والا' جلال اور بڑی شان کے مالک' اے مہربان ذات! میں آپ سے آپ کے بڑے شان اور آپ کے چہرے کے نور کی وساطت سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کی حفاظت پر لازم فرما' جیسا کہ آپ نے مجھے سکھایا ہے' مجھے اس کی تلاوت اس طرح سے نصیب فرما جس پر تو مجھ سے راضی ہوتا ہے۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ کتاب سے میری نظر کو روشن فرما' اس کے ساتھ میری زبان کو چلا' اس کے ساتھ میرے دل کو فراخ کردے' اس کے ساتھ میرے سینے کو وسعت عطا کرے' اس کے ساتھ میرے بدن کو اپنے کاموں میں لائے' اس پر مجھے قوت عطا کرے اور میری مدد عطا فرمائے۔ تیرے سوا بھلائی پر میری کوئی مدد کرنے والا نہیں۔ تیرے سوا کوئی توفیق عطا کرنے والا نہیں۔ یہ عمل تین' پانچ یا سات جمعے کرو۔ اللہ کے حکم سے تو اسے یاد رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے مؤمن کو کبھی غلط راہ پر نہیں ڈالا۔ سیدنا علی ص سات جمعوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں قرآن حکیم اور حدیث یاد کرنے کا خبر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! یہ مؤمن ہے۔ اے ابو الحسن! لوگوں کو اس کی تعلیم دو' اے ابو الحسن! لوگوں کو اس کی تعلیم دو"۔[79]

تبصرہ:

سنن ترمذی کی سند میں ولید بن مسلم ہے جو مدلس ہے[80]۔

ولید بن مسلم تدلیس التسویہ سے مشہور ہیں۔ ولید اپنے شیخ امام اوزاعی کے ضعیف شیوخ کو حذف کرکے صرف ثقات کا نام ذکر کرتے ہیں جب اس ضمن میں ان سے پوچھا گیا تو کہا: اوزاعی کی حیثیت اس سے کہیں زیادہ بلند ہے کہ وہ ایسے ضعیف راویوں سے حدیث روایت کرے' پھر ولید سے کہا گیا جب اوزاعی ان ضعیف راویوں سے منکر روایات نقل کریں اور آپ اُن کو حذف کرکے اُن کی جگہ ثقہ راویوں کے نام لیں تو اس پر اوزاعی کو ضعیف قرار دینا چاہئے۔ ولید نے یہ سن کر کچھ جواب نہ دیا[81]۔

معجم کبیر کی سند میں محمد بن ابراہیم القرشی ہیں جن کے زیر بحث روایت کے بارے میں حافظ ابن حجر اور علامہ ذہبی رحمہما اللہ لکھتے ہیں: اس نے موضوع حدیث روایت کی ہے[82]۔

نیز اس میں ابو صالح' اسحاق بن نجیح ملطی ہیں جنہیں امام احمد نے اکذب الناس' یحییٰ بن معین نے وضاع اور امام نسائی و دار قطنی رحمہما اللہ نے متروک قرار دیا ہے[83]۔

امام شوکانی' امام ابن جوزی اور امام سیوطی رحمہم اللہ نے روایت کو موضوع قرار دیا ہے[84]۔

محدث البانیؒ نے بھی روایت کو موضوع قرار دیا ہے[85]۔

خلاصہ یہ کہ امام سیوطیؒ نے بھی اکثر محدثین کی طرح سورتوں کے فضائل میں روایات نقل کرتے وقت ان کی صحت و سقم کا خیال کئے بغیر روایات نقل کی ہیں' اسی وجہ سے اس میں سے بعض روایات صحیح ہیں جب کہ بعض ضعیف اور موضوع ہیں۔

حواشی وحوالہ جات:

[1] سنن دارمی، حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی، ۴:۲۱۴۹، حدیث: ۳۴۵۹، دار المغنی للنشر والتوزیع سعودی عرب ۱۴۱۲ھ = ۲۰۰۰ء؛ سنن ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ ترمذی، تحقیق: بشار عواد معروف، کتاب فضائل القرآن [۴۲] باب ما جاء فی فضل یس [۷] حدیث: ۲۸۸۷، دار الغرب الاسلامی بیروت ۱۹۹۸ء۔

[2] سنن ترمذی ۵:۱۲؛ میزان الاعتدال، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان، ذہبی، تحقیق: علی محمد البجاوی ۴:۲۸۸، ت: ۷۱۹۸، دار الطباعۃ للنشر، بیروت، لبنان، طبع ۱۳۸۲ھ = ۱۹۶۳ء۔

[3] کتاب العلل، حافظ ابو محمد عبدالرحمٰن بن حاتم محمد بن ادریس الحنظلی الرازی، تحقیق: فریق من الباحثین ۴:۵۷۸، حدیث: ۱۶۵۲، مطابع الحمیضی، طبع اول ۱۴۲۷ھ = ۲۰۰۶ء۔

[4] سلسلہ احادیث الضعیفۃ والموضوعۃ واثرہا السی فی الامۃ، ابو عبد الرحمٰن محمد ناصر الدین البانی ۱:۳۱۲، حدیث: ۱۶۹، دار المعارف ریاض، سعودی عرب ۱۴۱۲ھ = ۱۹۹۲ء۔

[5] البحر الزخار، المعروف بمسند بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق، بزار، تحقیق محفوظ الرحمن زین اللہ ۱۶:۱۹۰، حدیث: ۹۳۱۳، مؤسسہ علوم القرآن بیروت، مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ ۱۹۸۸ھ = ۲۰۰۹ء۔

[6] تقریب التہذیب، ابو الفضل احمد بن محمد بن احمد ابن حجر عسقلانی ۱:۱۸۲، ت: ۱۵۶۸، تحقیق: محمد عوامہ، دار الرشید، شام، طبع اول، ۱۴۰۶ھ = ۱۹۸۶ء

[7] سنن دارمی ۴:۲۱۵۰، حدیث: ۳۴۶۰؛ شعب الایمان، احمد بن حسین بن علی بن موسی ابو بکر بیہقی، تحقیق: ڈاکٹر عبد العلی وغیرہ ۴:۹۶، حدیث: ۲۲۳۶، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض بالتعاون مع الدار السلفیہ بمبی ۱۴۲۳ھ = ۲۰۰۳ء۔

[8] تقریب التہذیب: ۱:۱۴۰، ت: ۱۲۳۱۔

[9] اللؤلؤ المصنوع فی الاحادیث والآثار التی حکم علیہا الامام النووی فی المجموع ۱۵، رمادی للنشر، طبع ۱۴۱۷ھ = ۱۹۹۶ء۔

[10] صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان، محمد بن حبان بن احمد بن حبان، ابو حاتم الدارمی، تحقیق: شعیب ارناؤط ۶:۳۱۲، حدیث: ۲۵۷۴، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت طبع ۱۴۱۴ھ = ۱۹۹۳ء۔

[11] سنن دارمی ۴:۲۱۴۸، حدیث: ۳۴۵۸۔

[12] مسند الامام احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، تحقیق: شعیب ارناؤط، عادل مرشد ۳۳:۴۱۷، حدیث: ۲۰۳۰۰، مؤسسۃ الرسالہ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۶ھ = ۱۹۹۵ء؛ سنن ابی داؤد، حافظ ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، تحقیق: محمد محی الدین عبد الحمید، کتاب الجنائز [۲۰] باب القراءۃ عند المیت، حدیث: ۳۱۲۱، مکتبہ عصریہ، صیدا بیروت، بدون تاریخ؛ السنن الکبریٰ، احمد بن شعیب النسائی، تحقیق: حسن عبد المنعم شلبی، ۹:۳۹۴، حدیث: ۱۰۸۴۶، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت لبنان، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۲۱ھ = ۲۰۰۱ء۔

[13] تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر، ابن حجر عسقلانی ۲:۲۱۲ حدیث: ۷۳۵، مؤسسۃ القرطبہ، دار المشکاۃ، الطبعۃ الاولیٰ: ۱۹۹۵ء۔

[14] میزان الاعتدال ۷:۳۹۷، ت: ۱۰۴۱۲۔

[15] سلسلہ احادیث ضعیفہ ۱۲:۷۸۳، حدیث: ۵۸۶۱۔

[16] شعب الایمان ۴:۹۴، حدیث: ۲۲۳۲۔

[17] شعب الایمان ۴:۹۴۔

[18] فضائل القرآن وما انزل من القرآن بمکۃ وما انزل بالمدینۃ، ابو عبد اللہ محمد بن ایوب بن یحییٰ بن ضریس البجلی الرازی، تحقیق: غزوہ بدر ۱:۱۰۰، حدیث: ۲۱۶، دار الفکر دمشق، شام، طبع اول ۱۴۰۸ھ = ۱۹۸۷ء؛ شعب الایمان ۴:۹۶، ت: ۲۲۳۷۔

[19] میزان الاعتدال ۶:۳۱۹، ت: ۷۸۳۴۔

[20] تہذیب الکمال فی اسماء الرجال ' ابو الحاج یوسف المزی 'تحقیق : بشار عواد معروف ۲۵:۵۹۰'ت:۵۳۹۰ ' مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ' الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۰۰ھ = ۱۹۸۰ء۔

[21] لسان المیزان ۴:۱۷۵'ت:۳۶۴۶؛ الضعفاء الکبیر 'ابو جعفر محمد بن عمرو موسیٰ بن حماد عقیلی 'تحقیق: عبد المعطی امین قلعجی ۵۰۹:۳'ت:۶۳۷' دار المکتبۃ العلمیۃ بیروت 'طبع ۱۴۰۴ھ = ۱۹۸۴ء۔

[22] شعب الایمان ۴:۹۷۔

[23] سلسلہ ضعیفہ ۷:۲۵۷'حدیث: ۳۲۶۰۔

[24] تاریخ بغداد 'ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی 'خطیب بغدادی 'تحقیق: بشار عواد معروف ۳:۶۷۱' دار الغرب الاسلامی 'بیروت 'طبع اول ۱۴۲۲ھ = ۲۰۰۲ء۔

[25] تاریخ بغداد ۳:۶۷۱۔

[26] تاریخ بغداد ۳:۶۷۱۔

[27] تاریخ بغداد ۷:۲۲۱۔

[28] میزان الاعتدال ۱:۲۵۳'حدیث: ۹۶۵۔

[29] الفوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ 'محمد بن علی بن محمد شوکانی 'تحقیق: عبد الرحمٰن بن یحییٰ المعلمی الیمانی ۱:۳۰۰'حدیث: ۱۱' دار الکتب العلمیہ بیروت ' بدون تاریخ؛ اللآلی المصنوعہ فی الاحادیث الموضوعہ 'عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین سیوطی 'تحقیق: ابو عبد الرحمن صلاح بن محمد بن عویضہ ۱:۲۱۳' دار الکتب العلمیہ بیروت 'طبع اول ۱۴۱۷ھ = ۱۹۹۶ء۔

[30] شعب الایمان ۴:۹۸'ت:۲۲۳۸۔

[31] میزان الاعتدال ۲:۲۴۷'ت:۳۶۱۹۔

[32] علل الحدیث لابن ابی حاتم ۴:۶۳۱'حدیث: ۱۶۹۱۔

[33] سلسلہ احادیث ضعیفہ ۱۰:۱۵۸'تحت حدیث: ۴۶۳۶۔

[34] کشف الاستار عن زوائد البزار 'حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی 'تحقیق حبیب الرحمن اعظمی ۳:۸۷'حدیث: ۲۳۰۵'مؤسسۃ الرسالۃ ۱۳۹۹ھ = ۱۹۷۹ء۔

[35] الضعفاء والمتروکین 'نسائی ۱:۱۲'ت:۱۲ ۔

[36] کشف الاستار ۳:۸۷۔

[37] المعجم الاوسط 'سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر 'ابو القاسم طبرانی 'تحقیق: طارق بن عوض اللہ بن محمد و عبد المحسن بن ابراہیم ۷:۱۱۶' حدیث: ۷۰۱۸' دار الحرمین قاہرہ 'بدون تاریخ؛ تاریخ بغداد ۴:۴۰۰۔

[38] میزان الاعتدال ۲:۱۵۹'ت:۳۲۸۰۔

[39] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد 'ابو الحسن نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی 'تحقیق: حسام الدین القدسی ۷:۹۷'حدیث: ۱۱۲۹۸' مکتبۃ القدسی قاہرہ ۱۴۱۴ھ = ۱۹۹۴ء۔

[40] سلسلہ احادیث ضعیفہ ۱۴:۷۸۹'حدیث: ۶۸۴۴۔

[41] سنن دارمی ۴:۲۱۵۰'حدیث: ۳۴۶۱۔

[42] سنن دارمی ۴:۲۱۵۱'حدیث: ۳۴۶۲۔

[43] الفردوس الاخبار بماثور الخطاب 'حافظ شیرویہ بن شیر داد بن شیرویہ دیلمی 'تحقیق: سعید بن بسیونی زغلول ۴:۳۲'حدیث: ۶۰۹۹' دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۶ھ = ۱۹۸۶ء۔

[44] تہذیب الکمال ۳۹۲:۲۷، ت:۵۸۷۳۔

[45] سلسلہ احادیث ضعیفہ ۳۶۳:۱۱، حدیث:۵۲۱۹۔

[46] الفردوس کمافی سلسلہ احادیث ضعیفہ ۳۶۳:۱۱۔

[47] سلسلہ احادیث ضعیفہ ۳۶۳:۱۱، حدیث:۵۲۱۹۔

[48] مسند احمد ۲۸:۱۷۱، حدیث:۱۶۹۶۹۔

[49] الاصابہ فی تمییز الصحابۃ، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی، تحقیق: عادل احمد عبد الموجود وعلی محمد معوض ۵:۲۴۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت، طبع اول ۱۴۱۵ء۔

[50] شعب الایمان ۹۸:۴، حدیث:۲۲۳۹۔

[51] میزان الاعتدال ۶۶۷:۱، ت:۲۵۷۲۔

[52] المستدرک علی الصحیحین، محمد بن عبداللہ الحاکم، تحقیق: مصطفیٰ عبدالقادر عطاء ۴۶۵:۲، حدیث:۳۶۰۳، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان، طبع اول ۱۴۱۱ھ = ۱۹۹۰ء؛ شعب الایمان ۹۹:۴، حدیث:۲۲۴۰۔

[53] الکامل فی ضعفاء الرجال ۱۸۱:۳، ت:۴۶۶۔

[54] میزان الاعتدال ۲۴۹:۳، ت:۶۳۴۰۔

[55] مسند احمد ۳۲۱:۲۶، حدیث:۱۶۳۹۶۔

[56] المختلطین، صلاح الدین ابو خلیل بن کیکدی بن عبد اللہ دمشقی علائی، تحقیق: ڈاکٹر رفعت فوزی وغیرہ ۴۹:۱، ت:۲۰، مکتبۃ الخانجی قاہرۃ، طبع اول ۱۴۱۷ھ = ۱۹۹۶ء۔

[57] تفسیر الدر المنثور میں روایت بحوالہ تفسیر ابن مردویہ منقول ہے جو کہ غیر مطبوع ہے۔

[58] یہ روایت بھی تفسیر الدر المنثور میں روایت بحوالہ تفسیر ابن مردویہ منقول ہے جو کہ غیر مطبوع ہے۔

[59] یہ روایت بھی تفسیر الدر المنثور میں روایت بحوالہ تفسیر ابن مردویہ منقول ہے جو کہ غیر مطبوع ہے۔

[60] طبقات ابن سعد ۱۹۳:۳۔

[61] فضائل القرآن، ابن ضریس ۱۰۱:۱، حدیث:۲۱۸۔

[62] لسان المیزان ۳۸۷:۴، ت:۴۰۵۲؛ الکامل ۱۵۸:۶، ت:۱۲۶۲۔

[63] اسماء المدلسین، حافظ جلال الدین سیوطی، تحقیق: محمود محمد محمود حسن نصار ۱۰۶:۱، ت:۶۷، دار الجیل بیروت، طبع اول ۱۴۱۲ھ = ۱۹۹۲ء۔

[64] احادیث ومرویات فی المیزان، محمد بن عمرو بن عبد اللطیف بن محمد بن قادر بن رضوان بن سلیمان بن مفتاح بن شاہین شنقیطی ۴۷:۱، ملتقی اہل الحدیث، مکہ مکرمہ، طبع اول ۱۴۲۶ھ۔

[65] فضائل القرآن، ابن ضریس ۱۰۱:۱، حدیث:۲۱۹۔

[66] معجم کبیر ۲۱۰:۴، حدیث:۴۱۶۵؛ تاریخ مدینۃ دمشق، حافظ ابو القاسم علی بن الحسن ابن ہبۃ اللہ بن عبداللہ، شافعی، المعروف بابن عساکر، تحقیق: عمرو بن غرامہ العمروی ۳۴۷:۱۶، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع ۱۴۱۵ھ = ۱۹۹۵ء۔

[67] مجمع الزوائد ۲۵۱:۸۔

[68] معجم اوسط ۱۷۵:۴، حدیث:۳۹۰۳۔

[69] مجمع الزوائد ۱۱۹:۲، حدیث:۲۷۱۱۔

[70] الفردوس ۴۹۵:۳، حدیث:۵۵۳۷؛ الکامل ۲۶۰:۶۔

[71] الکامل ۲۶۰:۶، ت:۱۳۱۶۔

[72] الکامل ۶:۲۶۰۔

[73] الموضوعات، جمال الدین عبد الرحمن بن علی بن محمد ابن جوزی، تحقیق: عبد الرحمن محمد عثمان ۳:۲۳۹، مکتبہ سلفیہ بالمدینہ المنورۃ طبع اول ۱۳۸۶، ۱۳۸۸ھ = ۱۹۶۶، ۱۹۶۸ء؛ اللآلی المصنوعہ ۲:۳۶۵؛ تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعۃ، ابو الحسن علی بن محمد بن العراق کنانی ۲:۳۷۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، طبع: ۱۳۹۹ھ؛ سلسلہ احادیث ضعیفہ ۱:۱۲۶، حدیث: ۵۰۔

[74] امام سیوطی نے روایت "الابانہ" کے حوالے سے نقل کی ہے، الابانہ میں یہی روایت نہیں ملی، البتہ یہ نوادر الاصول ۳:۲۶۰ میں منقول ہے۔

[75] الجامع لأحکام القرآن [تفسیر القرطبی] ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، تحقیق: عبد الرزق المہدی ۷:۱۳، دار الکتاب العربی بیروت لبنان، الطبعۃ الخامسۃ ۱۴۲۳ھ = ۲۰۰۳ء۔

[76] التاریخ الکبیر، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری ۲:۵۶، ت: ۱۶۷۱، نسخہ کوپریلی بدون تاریخ؛ الجرح والتعدیل، ابو محمد ابو عبد الرحمٰن بن محمد بن ادریس بن منذر الرازی، ابن ابی حاتم ۲:۳۳۶، ت: ۱۲۷۳، ناشر طبعۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدر آباد، دکن، ہند، دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۲۷۱ھ = ۱۹۵۲ء۔

[77] کتاب المدلسین، حافظ ابی زرعہ احمد بن عبد الرحیم بن العراقی، تحقیق: دکتور رفعت فوری و دکتور نافذ حسین حماد ۳۷، ت: ۴، منصورہ، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۵ھ = ۱۹۹۵ء۔

[78] تذکرۃ الحفاظ، شمس الدین محمد الذہبی، دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان ۱:۲۸۹، ت: ۲۶۹، طبع اول ۱۴۱۹ھ = ۱۹۹۸ء؛ میزان الاعتدال ۱:۳۳۱، ت: ۱۲۵۰۔

[79] سنن ترمذی، ابواب الدعوات [۴۵] باب فی دعاء الحفظ [۱۱۵] حدیث: ۳۵۷۰؛ معجم کبیر ۱۱ : ۳۶۷، حدیث: ۱۲۰۳۶؛ مستدرک ۱ : ۴۶۱، حدیث: ۱۱۹۰۔

[80] اسماء المدلسین، سیوطی، ۱۰۲، ت: ۶۳، کتاب المدلسین، ۹۹، ت: ۶۹۔

[81] الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث، احمد محمد شاکر، ۶۴، جمعیۃ التراث الاسلامی، کویت، ۱۴۱۴ھ = ۱۹۹۴ء۔

[82] لسان المیزان ۶:۴۷۱، ت: ۶۳۲۹؛ میزان الاعتدال ۳:۴۴۶، ت: ۱۷۰۳۔

[83] میزان الاعتدال ۱:۲۰۰، ت: ۷۹۵۔

[84] الفوائد المجموعہ ۱:۴۱، حدیث: ۸۵؛ الموضوعات ۲:۱۳۸؛ اللآلی المصنوعہ ۲:۵۵۔

[85] سلسلہ احادیث ضعیفہ ۷:۳۸۲، حدیث: ۳۳۷۴۔